## سوال

(88) مسئلہ قربانی

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربانی کا شرعی حکم کیا ہے؟ قربانی کب کرنی چاہیے؟ اگر کوئی صاحب حیثیت شخص قربانی نہ کرے تو اس کےلیے کیا حکم ہے؟ اور قربانی کے گوشت کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

---

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور فقہاء کے نزدیک قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی کرنا واجب ہے۔ احناف کے یہاں واجب ہے۔ فرض اور سنت کے درمیان ہے۔ اور واجب کا ترک کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"مَن كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَم يُضَحِّ فَلَا يَقرَبَنَّ مُصَلَّانَا" (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''جو صاحب حیثیت ہے اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔''

ایک دوسری حدیث ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے قربانی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سُنَّةُ أَبِيكُم إِبرَاهِيمَ"

''تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے''

ان دونوں حدیثوں کی بنیاد پر کسی نے قربانی کو صاحب حیثیت کےلیے واجب قرار دیا اور کسی نے سنت قرار دیا۔ جنھوں نے اسے سنت قرار دیا ہے ان کے نزدیک صاحب حیثیت کا قربانی نہ کرنا مکروہ ہے۔

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ عید کی نماز سے قبل قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر پہلے دن قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو دوسرے اور تیسرے دن بھی کی جا سکتی ہے۔

قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔ ایک حصہ اپنے لیے دوسرا پڑوسیوں کے لیے اورتیسرا حصہ فقراء ومساکین کے لیے۔ اگر سارا کا سارا گوشت پڑوسیوں اور غریبوں میں تقسیم کر دے تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ البتہ تھوڑا بہت گوشت بطور برکت خود بھی کھانا چاہیے۔

بے شبہ قربانی ایک عبادت ہے اور جیسا کہ ہم نے متعدد مقام پر کہا ہے کہ عبادت کے لیے ضروری ہے کہ اسی طریقے اور وقت پر ادا کی جائے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کر دیا قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ اس کا بھی ایک وقت اور طریقے متعین ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس طریقہ اور وقت کا پورا پورا خیال رکھیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی یوسف القرضاوی

### تیوہار اور عید، جلد:1، صفحہ:209

محدث فتویٰ